Love For All Hatred For None
ماہنامہ
خالد
احمدی نوجوانوں کیلئے
ستمبر 2016ء
Digitized by Khilafat Library Rabwah
فضل عمر ہیلتھ کلب
FITNESS
فضل عمر ہیلتھ کلب و باسکٹ بال کورٹ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

افتتاح فضل عمر ہیلتھ کلب و باسکٹ بال کورٹ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان (چند مناظر)

افتتاحی تقریب

”قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔“

(المصلح الموعود)

جمعہ	ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات
30						1
2	3	4	5	6	7	8
9	10	11	12	13	14	15
16	17	18	19	20	21	22
23	24	25	26	27	28	29

احمدی نوجوانوں کے لیے

ماہنامہ خالد

ستمبر 2016ء

تبوک 1395ہش

جلد 63 شمارہ 9

اس شمارے میں

مدیر: لقمان احمد شاد

■ پبلشر: قمر احمد محمود
■ مطبع: ضیاء الاسلام پریس چناب نگر (ربوہ)
■ E-mail:editor@monthlykhalid.org
■ پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
■ مقام اشاعت: دارالصدر جنوبی چناب نگر (ربوہ)
■ website:www.monthlykhalid.org

قیمت -/25 روپے .... سالانہ -/250 روپے

ارشاداتِ عالیہ

فرمانِ الٰہی

ترجمہ: اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے ربّ کی رضا کی خاطر صبر کیا اور نماز کو قائم کیا اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا اس میں سے چھپا کر بھی اور علانیہ بھی خرچ کیا اور جو نیکیوں کے ذریعہ برائیوں کو دور کرتے رہتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے گھر کا (بہترین) انجام ہے۔''

(سورۃ الرعد آیت:23)

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ہر (مومن) پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔ لوگوں نے کہا اے اللہ کے نبیؐ! جو طاقت نہ رکھے؟ آپ نے فرمایا وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرے۔ خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی دے۔ انہوں نے کہا اگر یہ بھی نہ ہو سکے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ حاجت مند مصیبت زدہ کی مدد کرے۔ انہوں نے کہا اگر یہ بھی نہ ہو سکے؟ آپ نے فرمایا کہ چاہیے کہ وہ اچھی بات پر عمل کرے اور بری بات سے باز رہے۔ یہی اس کے لیے صدقہ ہے۔

(بخاری کتاب الادب۔ باب کل معروف صدقة)

عہدیداران کو نصائح

بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

قوم کے سردار قوم کے خادم ہیں

''جماعت کے احباب سے پیار محبت کے تعلق کو بڑھانے، ان کی باتوں کو غور سے سننے اور ان کے لئے دعائیں کرنے کی عادت کو مزید بڑھانا چاہیے۔ تبھی سمجھا جاسکتا ہے کہ عہدیداران اپنی ذمہ داریاں مکمل طور پر ادا کر رہے ہیں یا کم از کم ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں عہدیدار اسٹیجوں پر بیٹھنے یا رعونت سے پھرنے کے لئے نہیں بنائے جاتے بلکہ اس تصور سے بنائے جاتے ہیں کہ قوم کے سردار قوم کے خادم ہیں۔ عہدیدار اپنے آپ کو خادم سمجھیں۔''

عہدیدار اپنے آپ کو خادم سمجھیں

''......اگر عہدیدار اپنے آپ کو عہدیدار کی بجائے خادم سمجھیں اور افراد جماعت اپنے عہدیداران کو نظام جماعت چلانے کے لئے خلیفۂ وقت کے مقرر کردہ کارکن سمجھیں تو یہ تعلقات ہمیشہ محبت اور پیار کے تعلق کی صورت میں رہیں گے جو پھر خلیفۂ وقت کے تابع ہو کر دنیا کو امن اور سلامتی کا حقیقی پیغام دینے والے ہوں گے، دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرنے والے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کو پورا کرنے والے ہوں گے۔ ان راہوں پر چلنے والے ہوں گے جن راہوں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں چلانا چاہتے ہیں۔ ان معیاروں کو حاصل کرنے والے ہوں گے جن معیاروں کے حصول کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری راہنمائی فرمائی ہے۔''

عہدیداران افراد جماعت کے ہمدرد بن جائیں

''ایک پیار کرنے والے ماں باپ کی طرح افراد جماعت کے ہمدرد بن جائیں۔ ان میں یہ احساس پہلے سے بڑھ کر پیدا ہو جائے کہ عہدیدار ہمارے ہمدرد، ہماری بھلائی چاہنے والے اور ہم سے پیار کرنے والے ہیں۔ افراد جماعت میں یہ احساس پیدا کر دیں کہ جماعت ایک بنیان مرصوص ہے جس کو بڑے سے بڑا طاقتور دشمن بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور عہدیداران اور ممبران شوریٰ اس کا اہم حصہ ہیں۔''

عہدیدار جماعتی خادم ہوتا ہے

'' پس اس خدمت کے جذبے کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ تبھی جو خدمت، جو امانت آپ کے سپرد ہے آپ اُس کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ میرے پاس جب بعض لوگ آ کر یہ کہتے ہیں کہ میرے پاس فلاں فلاں عہدہ ہے تو میں عموماً یہ کہا کرتا ہوں کہ یہ کہو کہ فلاں خدمت میرے سپرد ہے۔ دوسرا تو بیشک عہدیدار کہے لیکن خود اپنے آپ کو خادم سمجھنا چاہئے اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے خدمت کا موقع دیا ہوا ہے۔ کیونکہ عہدہ کہنے سے سوچ میں فرق پڑ جاتا ہے۔ ایک بڑے پن کا احساس زیادہ ہو جاتا ہے، بڑے پن کا احساس اس طرح کہ دماغ میں ایک افسرانہ شان پیدا ہو جاتی ہے، جبکہ عہدیدار، جماعتی عہدیدار ایک خادم ہوتا ہے اور جب عہدیدار اپنی امانتوں کے حق ادا کر رہے ہوں گے تبھی وہ خلافت کے، خلیفۂ وقت کے حقیقی مدّدگار بن رہے ہوں گے۔ عہدیداروں کی عزت اور احترام افرادِ جماعت پر یقیناً فرض ہے۔ لیکن وہ یہ صرف اس لیے کرتے ہیں کہ اُن کی، افرادِ جماعت کی، خلافت احمدیہ سے وابستگی ہے اور کسی عہدیدار کے حکم کی نافرمانی کر کے وہ خلیفۂ وقت کو ناراض نہیں کرنا چاہتے۔ پس ہر سطح کے عہدیداروں کے لیے یہ ضروری ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کے حق صحیح طور پر ادا کرنے کی کوشش کریں۔ ہر عہدیدار کا رَکھ رکھاؤ، بول چال، عبادت کے معیار دوسروں سے مختلف ہونے چاہئیں، ایک فرق ہونا چاہئے۔''

اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول

قارئین کرام!

اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے مخلوق خدا کی کسی رنگ میں مدد کرنا یا ان کو فائدہ پہنچانا صدقہ کہلاتا ہے۔صدقہ ردِّ بلا ہے جو انسان کی پریشانیوں اور تکلیفوں سے اسے نجات بخشتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک نافع الناس وجود بننے کے لیے ضروری ہے کہ اس سے مدد چاہتے ہوئے ہم دنیاداری اور ریا سے بچ کر اپنے اندر ایثار اور قربانی کی روح پیدا کریں تبھی ہم نفع رساں وجود بن سکتے ہیں اور یہی ایک حقیقی مومن کی نشانی ہے۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''پس ایک مومن کے لیے اپنا مال بڑھانے اور مالی فائدہ حاصل کرنے میں ہی فائدہ نہیں بلکہ اصل منافع وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ملتا ہے۔جو دائمی ہے اور جس کے کھاتے اگلے جہان میں کھلتے ہیں۔........اس منافع کے حصول کے لیے جو سب سے پہلی چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہے وہ صدقہ ہے۔جو ضرورت مندوں، غریبوں، مفلسوں، ناداروں کے بھوک اور ننگ کو ختم کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔''

پس اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کے مطابق حقیقی رنگ میں نفع رساں وجود بننے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سادہ زندگی

(ابو عثمان)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا ایک نمایاں پہلو آپ کی سادگی اور قناعت تھا۔

میں تکلف کرنے کا عادی نہیں

قرآن شریف میں آپ کی یہ شان بیان کی گئی ہے کہ

ترجمہ: میں تکلف کرنے کا عادی نہیں ہوں۔

(سورۃ ص:87)

اس آیت کو سامنے رکھتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں آپ کا ہر قول اور ہر عمل ہر قسم کے تصنع اور بناوٹ سے پاک تھا۔ چنانچہ یہ آپ کی کمال عاجزی کا ہی نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے قرب کا مقامِ عظیم عطا فرمایا ہے۔

ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ

میں نسل آدم کا سردار ہوں لیکن یہ کوئی فخر کی بات نہیں۔

سادہ اور بے تکلف مجالس

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجالس نہایت سادہ اور بے تکلف ہوا کرتی تھیں جس کی وجہ سے ناواقف نئے آنے والے لوگ جب آتے تھے اور آپ کی مجلس میں بیٹھے ہوتے تھے تو پہچان نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ ایسی ہی ایک مجلس کا روایت میں یوں ذکر آتا ہے کہ

جب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع میں ہجرت فرما کر مدینہ پہنچے تو وہ دوپہر کا وقت تھا۔ دھوپ شدت کی تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک درخت کے سائے میں تشریف فرما ہوئے۔ لوگ جوق در جوق آنے لگے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ بھی تھے جو آپ کے ہم عمر ہی تھے۔ اہل مدینہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے اکثر نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے قبل نہ دیکھا تھا۔ لوگ آپ کی طرف آنے لگے۔ حضرت ابوبکرؓ کی وجہ سے آپ کو نہ پہنچانتے تھے۔ آپ اس

قدر سادگی اور عاجزی کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ سب لوگ ابوبکر کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھنے لگے۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے یہ محسوس کیا تو ابوبکرؓ کھڑے ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی چادر سے سایہ کرنے لگے جس سے لوگوں نے جان لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں۔

(سیرۃ ابن ہشام باب قدوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبیاءً)

امتیازی شان کے ساتھ رہنا ناپسند تھا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحابہؓ کے ساتھ بے تکلف اور سادہ ماحول کا ایک اور روایت میں بھی ذکر ملتا ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ سفر میں تھے، راستہ میں کھانا تیار کرنے کا وقت آیا تو ہر ایک نے اپنے اپنے ذمہ کچھ کام لیے۔ کسی نے بکری ذبح کرنے کا کام لیا، کسی نے کھال اتارنے کا، کسی نے کھانا پکانے کا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں جنگل سے لکڑیاں لے کر آؤں گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم کافی ہیں، ہم لے آتے ہیں۔ آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا:

مَیں جانتا ہوں لیکن مَیں یہ امتیاز پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کو ناپسند کرتا ہے جو اپنے ساتھیوں میں امتیازی شان کے ساتھ رہنا پسند کرتا ہو۔

(شرح المواھب اللدینہ للزرقانی الجزء 4 صفحہ 265)

سادگی اور بے نفسی کا نمونہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سادگی اور بے نفسی کسی دکھاوے کے لیے نہ تھی بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لیے تھی۔ حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ

میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنگ احزاب میں خندق کھودنے کے دوران ایک جگہ سے دوسری جگہ مٹی لے جاتے ہوئے دیکھا اور مٹی نے آپ کے پیٹ کی سفیدی کو ڈھانپ لیا تھا۔

سادگی کی ایک اعلیٰ مثال

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہل وعیال کے اندر بھی اسی سادگی کی روح پیدا کی۔ چنانچہ جب حضرت فاطمہؓ کی شادی ہوئی ہے

انتہائی سادہ شادی تھی۔ جہیز میں آپ نے جو چیزیں حضرت فاطمہؓ کو دیں ان میں ایک ریشمی چادر اور ایک چمڑے کا گدیلا تھا جس میں کھجور کے پتے یا ریشے بھرے ہوئے تھے۔ آٹا پیسنے کی ایک چکی تھی، ایک مشکیزہ تھا اور دو گھڑے تھے۔ کل یہ جہیز تھا جو آپ نے دیا اور اس طرح سادگی کی اعلیٰ مثال قائم کی، ان کو بھی بتایا کہ سادہ رہو اور قناعت اختیار کرنے کی عادت ڈالو۔

میں تو ایک مسافر کی طرح گزارہ کرتا ہوں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کے اندر سادہ ماحول کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں بیان فرمایا ہے کہ

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمتع دنیاوی کا یہ حال تھا کہ ایک بار حضرت عمرؓ آپ سے ملنے گئے، ایک لڑکا بھیج کر اجازت چاہی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ جب حضرت عمرؓ اندر آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ مکان سب خالی پڑا ہے اور کوئی زینت کا سامان اس میں نہیں ہے۔ ایک کھونٹی پر تلوار لٹک رہی ہے یا وہ چٹائی ہے جس پر آپ لیٹے ہوئے تھے اور جس کے نشان اسی طرح آپ کی پشت مبارک پر بنے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ ان کو دیکھ کر رو پڑے۔ آپ نے پوچھا: اے عمر! تجھ کو کس چیز نے رُلایا؟ (حضرت) عمرؓ نے عرض کی کہ کسریٰ اور قیصر تو تنعم کے اسباب رکھیں اور آپ جو خدا تعالیٰ کے رسول اور دو جہان کے بادشاہ ہیں اس حال میں رہیں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عمر! مجھے دنیا سے کیا غرض؟ مَیں تو اس مسافر کی طرح گزارہ کرتا ہوں جو اونٹ پر سوار منزل مقصود کو جاتا ہو۔ ریگستان کا راستہ ہو اور گرمی کی شدت کی وجہ سے کوئی درخت دیکھ کر اس کے سایہ میں ستا لے اور جونہی کہ ذرا پسینہ خشک ہوا ہو وہ چل پڑے۔''

غرباء کی دلداری

اگر کوئی غریب آدمی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی دعوت پر بلاتا تو آپ ضرور جاتے اور غریب کے تحفے کی بھی قدر کرتے۔ آپؐ نے فرمایا کہ

اگر مجھے بکری کے پائے کی دعوت پر بھی بلایا

جائے تو میں دعوت پر جاؤں گا اور اگر مجھے بکری کا پایا کوئی تحفہ میں دیا جائے تو مَیں اسے قبول کروں گا۔

(بخاری کتاب النکاح باب من اجاب الی کراع)

کھجور اور پانی پر گزارہ کرتے

پھر آپ کی جو خوراک تھی کتنی سادہ اور معمولی ہوا کرتی تھی اس کے متعلق حضرت عروہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ ہم دیکھتے رہتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھروں میں دو دو ماہ تک آگ تک نہیں جلائی جاتی تھی۔ اس پر میں نے پوچھا خالہ! پھر آپ لوگ زندہ کس چیز پر تھے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہم کھجوریں کھاتے اور پانی پیتے تھے۔ سوائے اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمسائے انصاری تھے ان کے دودھ دینے والے جانور تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان کا دودھ تحفۃً بھیجتے تھے جو آپ ہمیں پلا دیتے تھے۔

(بخاری کتاب الھبۃ و فضلھا و التحریض علیھا باب فضل الھبۃ)

مسکینی کی حالت کی دعا

آپ ہمیشہ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ مجھے مسکینی کی حالت نصیب ہو۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ

''اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مجھے مسکینی کی حالت میں وفات دینا اور قیامت کے دن مساکین کے گروہ میں سے مجھے اٹھانا۔ اس پر حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ایسی دعا کیوں کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جواباً فرمایا کیونکہ مساکین امیر لوگوں سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔ اس لیے اے عائشہ! تو مسکین کو نہ دھتکار خواہ تجھے کھجور کا ٹکڑا ہی دینا پڑے اور مساکین سے محبت رکھ اور انہیں اپنے قریب رکھ، اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں تجھے قیامت کے روز اپنا قرب عطا فرمائے گا۔

(سنن ترمذی کتاب الزھد باب ماجاء عن فقراء المھاجرین)

پس دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر چلتے ہوئے قناعت اور سادگی سے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۞۞۞

آں شہ عالم کہ نامش مصطفےٰؐ

(کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

آن شہ عالم کہ نامش مصطفےٰ سیدِ عشاق حق شمس الضحےٰ

وہ جہاں کا بادشاہ جس کا نام مصطفےٰؐ ہے جو عشاق حق کا سردار اور شمس الضحیٰ ہے

آنکہ ہر نُورے طفیلِ نُورِ اوست آنکہ منظورِ خدا منظورِ اوست

وہ وہ ہے کہ ہر نور اسی کے طفیل سے ہے اور وہ وہ ہے کہ جس کا منظور کردہ خدا کا منظور کردہ ہے

آنکہ بہرِ زندگی آبِ رواں در معارف ہمچو بحرِ بیکراں

اس کا وجود زندگی کے لیے آبِ رواں ہے اور حقائق اور معارف کا ایک ناپیدا کنار سمندر ہے

آنکہ بر صدق و کمالش در جہاں صد دلیل و حجتِ روشن عیاں

وہ کہ جس کی سچائی اور کمال پر دنیا میں سینکڑوں دلیلیں اور روشن براہین ظاہر ہیں

آنکہ انوارِ خدا بر روئے اُو مظہرِ کارِ خدائی کوئے اُو!

وہ جس کے منہ پر خدائی انوار برستے ہیں اور جس کا کوچہ نشاناتِ الٰہی کا مظہر ہے

آنکہ جملہ انبیاء و راستاں خادمانش ہمچو خاکِ آستاں

وہ کہ تمام نبی اور راست باز خاکِ در کی طرح اس کے خادم ہیں

آنکہ مہرش مے رساند تا سما مے کندچوں ماہِ تاباں در صفا

وہ کہ جس کی محبت آدمی کو آسمان تک پہنچاتی ہے اور صفائی میں چمکتے ہوئے چاند کی طرح بنا دیتی ہے

مے دہد فرعونیاں را ہر زماں چوں یدِ بیضائے موسیٰ صد نشاں

وہ نبی فرعونی لوگوں کو ہر وقت دکھاتا ہے موسیٰؑ کے ید بیضا کی طرح سینکڑوں نشانات

گلدستہ

شامتِ اعمال کی وجہ سے آنیوالی بلاؤں کا علاج

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''پس جو شخص چاہتا ہے کہ آسمان میں اس کیلئے تبدیلی ہو یعنی وہ ان عذابوں اور دُکھوں سے رہائی پائے جو شامتِ اعمال نے اسکے لیے تیار کئے ہیں۔ اس کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے اندر تبدیلی کرے۔ جب وہ خود تبدیلی کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق جو اس نے

(ترجمہ: یقیناً اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اسے تبدیل نہ کریں جو اُن کے نفوس میں ہے۔ سورۃ الرعد آیت: 12۔ ناقل)

میں کیا ہے۔ اسکے عذاب اور دُکھ کو بدلا دیتا ہے اور دُکھ کو سُکھ سے تبدیل کر دیتا ہے۔ جب انسان کے اندر تبدیلی کرتا ہے، تو اسکے لیے ضرور نہیں ہے کہ وہ لوگوں کو بھی دکھاتا پھرے۔ وہ رحیم کریم خدا جو دلوں کا مالک ہے۔ اس کی تبدیلی کو دیکھ لیتا ہے کہ یہ پہلا انسان نہیں ہے اس لئے وہ اس پر فضل کرتا ہے۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ ایک شخص نماز روزہ اور دوسرے اشغال اذکار سے ریا کرتا تھا کہ لوگ اسے ولی سمجھیں۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام لوگ اُسے ریاکار سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ بچے بھی جس راستہ سے وہ گزرتا تھا اسکو ریاکار اور فریبی کہا کرتے تھے۔ ایک وقت تک اس کی حالت ایسی ہی رہی۔ آخر اُس نے سوچا کہ اس طریق سے کوئی فائدہ تو نہیں ہوا، بلکہ حالت بدتر ہی ہوئی ہے اس لیے اس کو چھوڑ دینا چاہیے۔ پس اس نے چھوڑ دیا اور ملامتی فرقہ کا سا طریق اختیار کر لیا۔ .... اسی طرح پر وہ اپنی نیکیوں کو چھپانے لگا اور اندر ہی اندر اللہ تعالیٰ سے سچی محبت کرنے لگا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لکھا ہے کہ جس کوچہ سے گزرتا عام لوگ اور بچے بھی اُسے کہتے کہ بڑا نیک ہے۔ ولی ہے۔ بزرگ ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا مُشک اور عطر کی طرح ہے جو کسی طرح سے

چھپ نہیں سکتا۔ یہی تاثیریں ہیں سچی توبہ میں۔ جب انسان سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ پھر اُسے نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے۔ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ خدا اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے اور وہ تقدیر جو شامتِ اعمال سے اس کے لیے مقرر ہوئی ہے، دور کی جاتی ہے۔"

گزشتہ سو سال کا گرم ترین اپریل

اپریل 2016ء کے مہینے میں گرمی کی شدت نے ایک سو سال سے زائد کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ امریکی خلائی ادارہ ناسا کے تازہ ترین اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ 1880ء کے بعد سے یہ عالمی سطح پر اپریل میں پڑنے والی سخت ترین گرمی تھی۔

ناسا نے 1951ء سے 1980ء کے درمیان سالوں کے اوسط عالمی درجہ حرارت کا استعمال کیا ہے اور بتایا ہے کہ رواں سال کے ابتدائی چار مہینوں کے اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ آنے والے مہینے مزید گرم سے گرم تر ہوتے جائیں گے۔ رواں سال 2016ء اپریل میں دنیا کا اوسط درجہ حرارت 11.1 ڈگری سینٹی گریڈ یا 99.1 فارن ہائیٹ رہا جو 20 ویں صدی کے اوسط درجہ حرارت سے زیادہ تھا۔ ریکارڈ شدہ برسوں میں سے لگ بھگ تمام 12 گرم ترین مہینے گزشتہ 2001ء کے بعد ریکارڈ ہوئے ہیں۔

دنیا بھر میں درجہ حرارت میں اضافے کا مطلب یہ ہے کہ 1880ء کے بعد سے صرف گزشتہ برس کے اندر عالمی درجہ حرارت میں 25 فیصد اضافہ ہوا ہے جس کے نتیجے میں سمندری برف کی سطح اس موسم گرما میں کم ترین سطح پر رہنے کی توقع ہے۔

مارٹن لوتھر

مارٹن لوتھر ایک جرمن راہب، پادری اور پروٹسٹنٹ تحریک کا بانی تھا۔ جس نے سولہویں صدی میں پاپائیت کے خلاف اٹھنے والی تحریکوں میں انقلابی روح پھونکی۔ لوتھر جرمن ریاست سکسنی (Saxony) میں ایک غریب گھرانے میں 10 نومبر 1483ء کو پیدا ہوا۔ غربت کی وجہ سے خود کما کر تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ کیا اور قانون کی تعلیم حاصل کی۔ قانون کی تعلیم مکمل کر کے لوتھر نے مذہب کی طرف توجہ دی اور وہ پادری کے عہدے پر

فائز ہوا۔ پادری بننے کے بعد اس نے یورپ کا دورہ کیا۔ اس سفر نے ان پر یہ واضح کر دیا کہ یورپ روحانی پیشوائی کا اہل نہیں ہے اور پاپائیت ان کے مذہب کے خلاف ہے۔ دورے سے واپس آتے ہی مارٹن لوتھر نے پوپ کی شدید مخالفت شروع کر دی۔ معافی نامے کو باطل قرار دیا۔ 21 اکتوبر 1517ء کا دن نہ صرف مارٹن لوتھر بلکہ عیسائیت کی تاریخ کا اہم ترین دن ہے، اس دن لوتھر نے باقاعدہ طور پر پوپ کے خلاف بغاوت کا اعلان کیا۔ جرمنی کے شہر وٹن برگ (Wittenberg) کے گرجے کی دیوار پر لاطینی زبان میں طویل عبارت لکھ کر آویزاں کر دی جس میں پوپ کے معافی نامہ دینے کے اختیار پر شدید تنقید کی گئی تھی۔ چنانچہ پوپ نے لوتھر کو ایک فتنہ قرار دیتے ہوئے اس کے عقائد کو باطل قرار دیا اور عوام سے اس کی کتابیں جلا دینے کی اپیل کی۔ چونکہ لوتھر کے حامیوں کی تعداد ہزاروں کی تھی جن میں کئی شہزادے بھی شامل تھے اس لیے لوتھر کو سخت سزا دینا ممکن نہ تھا۔ تاہم اسے ایک سال کے لیے قید کیا گیا۔ اپنی ایک سالہ قید میں اس نے بائبل کا جرمنی زبان میں ترجمہ کیا۔ لوتھر کی تحریک کی وجہ سے عیسائیت پروٹسٹنٹ اور کیتھولک میں تقسیم ہوگئی۔ پروٹسٹنٹ فرقہ جدید رجحان کا حامل تھا۔ تحریک کا اثر اس کے بعد بھی کافی عرصہ قائم رہا۔ عیسائیت میں مذہبی اصلاحی تحریک کے حامیوں کی تعداد بڑھتی چلی گئی۔ مارٹن لوتھر نے 18 فروری 1546ء کو وفات پائی۔

دنیا کا سب سے بڑا اژدہا

ملائیشیا میں حکام کا کہنا ہے کہ ایک زیرِ تعمیر عمارت سے ایک اژدہا برآمد ہوا ہے جو شاید اب تک برآمد ہونے والا سب سے بڑا اژدہا ہے۔ 26 فٹ یا آٹھ میٹر لمبا یہ اژدہا پناگ (Penang) جزیرے میں ایک گرے ہوئے درخت کے نیچے دیکھا گیا تھا۔

پناگ (Penang) کے شہری دفاع کے محکمے کے سربراہ ہری سیام (Herme Herisyam) کا کہنا ہے کہ انڈے دینے کے بعد مادہ اژدہے کی موت واقع ہوگئی۔ اس سے پہلے تک برآمد ہونے والے اژدہے کی لمبائی 25 فٹ تھی اور اس کا وزن

158 کلوگرام تھا۔ ملائیشیا میں ملنے والے اژدہے کو باقاعدہ تولا نہیں جاسکا، تاہم ہری سیام کا کہنا ہے کہ اس کا وزن تقریباً 250 کلوگرام ہے۔ اس اژدہے کو سرکاری محکمہ جنگلات کے حوالے کیا جانا تھا تاہم یہ اس سے پہلے ہی مر گیا۔

ہوانا (Havana)

ہوانا کیوبا کا دارالحکومت اور ملک کا سب سے بڑا شہر ہے۔ یہ شہر ہسپانیہ نے 1515ء میں قائم کیا جسے شہر کا درجہ 1592ء میں دیا گیا۔

شہر کا رقبہ 728.26 مربع کلومیٹر ہے جبکہ 2012ء کے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق آبادی 2,106,146 ہے۔ موسمی اعتبار سے جنوری، فروری میں یہاں درجہ حرارت 22 ڈگری جبکہ اگست میں 28 ڈگری تک رہتا ہے۔

کنجوس

ایک کنجوس اپنے بیٹے سے: دروازے پر کون ہے؟

بیٹا: سوئمنگ پول کے لیے چندہ مانگ رہے ہیں۔

کنجوس: تم کیا دینے لگے ہو؟

بیٹا: ایک بالٹی پانی۔

کنجوس: شاباش!! وہ بھی ساتھ والوں کے نلکے سے دینا۔

نظم

آپ سے کیا کہیں کہ غم کیا ہے؟
وقت کس حال میں گزرتا ہے؟
نیند کیوں رات بھر نہیں آتی؟
خواب کیوں اب تلک ادھورا ہے؟
فکر دنیا نہیں تو پھر دل میں
اضطراب و ملال کیسا ہے؟
جس کے ہم ہیں گر وہ نہیں راضی
اپنا مقصود زندگی کیا ہے؟
مات اس میں نہیں ہے موت سے کم
زندگی نے جو کھیل کھیلا ہے
کیونکہ ہم نے وہ لوگ دیکھے ہیں
آسماں جن پہ رشک کرتا ہے
اور جو ہم نے یہاں کمایا ہے
کس ترازو میں دیکھیں تُلتا ہے؟

(جمیل الرحمٰن صاحب۔ ہالینڈ)

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء

صدقہ کی اہمیت

(مکرم محمد یٰسین احمد صاحب۔ننکانہ صاحب)

اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی بھی حاجت مند کی ضرورت کو پورا کرنے کا ایک اہم ذریعہ صدقہ وخیرات کرنا ہے۔صدقہ ردِ بلا بھی ہے۔دعا وصدقہ وہ امور ہیں جو بلاؤں کو ٹالنے کا موجب بنتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

ترجمہ:''اللہ صدقہ دینے والوں کو یقیناً اجر دیتا ہے۔''

(سورۃ یوسف:89)

دوسری جگہ فرماتا ہے:

ترجمہ:اے لوگو جو ایمان لائے ہو!جب تم رسول سے (کوئی ذاتی) مشورہ کرنا چاہو تو اپنے مشورہ سے پہلے صدقہ دیا کرو یہ بات تمہارے لیے بہتر اور زیادہ پاکیزہ ہے۔

(سورۃ المجادلہ:13)

صدقہ دے کر آگ سے بچو

اسی طرح حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

صدقہ دے کر آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی ہی استطاعت ہو۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اتقو النار ولو بشق تمرۃ)

صدقہ کیا ہے؟

ایک حدیث میں صدقہ کی وضاحت کرتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ

''ہر روز جب سورج طلوع ہوتا ہے تو ہر آدمی کے ایک ایک جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے۔دو آدمیوں میں انصاف کرنا بھی ایک صدقہ ہے۔کسی کو سواری پر چڑھنے میں مدد کرنا یا اس کا مال لاد دینا یہ بھی ایک صدقہ ہے۔فرمایا کہ عمدہ بات، یہ بھی ایک صدقہ ہے اور ہر قدم جو نماز کی خاطر (بیت) کی طرف تو اٹھاتا ہے، یہ بھی ایک صدقہ ہے۔راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کا دور کرنا بھی ایک صدقہ ہے۔

(مسلم کتاب الزکوٰۃ باب بیان أن اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف)

سب سے بڑا صدقہ

پھر ایک اور موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

سب سے بڑا صدقہ یہ ہے کہ تو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو اور مال کی حرص اور ضرورت رکھتا ہو، غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو۔ صدقہ وخیرات میں دیر نہ کر۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تیری جان حلق تک پہنچ جائے تو تُو کہے کہ فلاں کو اتنا دے دو اور فلاں کو اتنا دے دو۔ فرمایا کہ وہ مال تو اب تیرا رہا ہی نہیں، وہ تو فلاں کا ہو ہی چکا ہے۔

(مسلم کتاب الزکوۃ باب بیان أن افضل الصدقۃ صدقۃ الصحیح الشحیح)

صدقہ صِدق سے ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام صدقہ کے متعلق ایک لطیف نکتہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''صدقہ صِدق سے لیا گیا ہے۔ جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں صدقہ دیتا ہے تو معلوم ہوا کہ خدا سے صدق رکھتا ہے۔''

ہر نبی نے صدقات وخیرات کی تعلیم دی

حضور علیہ السلام صدقات کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جس قدر راستباز اور نبی دنیا میں آئے ہیں خواہ وہ کسی ملک اور قوم میں آئے ہوں مگر یہ بات ان سب کی تعلیم میں یکساں ملتی ہے کہ انہوں نے صدقات اور خیرات کی تعلیم دی۔''

صدقہ جاریہ کا مفہوم

صدقہ جاریہ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہر ایک عمل انسان کا جو اس کے مرنے کے بعد اس کے آثار دنیا میں قائم رہیں وہ اس کے واسطے موجب ثواب ہوتا ہے۔ مثلاً انسان کا بیٹا ہو، وہ اسے دین سکھائے اور دین کا خادم بنائے تو یہ اس کے واسطے صدقہ جاریہ ہے جس کا ثواب اسے ملتا رہے گا۔ اعمال نیت پر موقوف ہیں۔ ہر ایک عمل جو نیک نیتی کے ساتھ ایسے طور پر کیا جائے کہ اس کے بعد قائم رہے، وہ اس کے واسطے صدقہ جاریہ ہے۔''

صدقہ ایک عمدہ چیز ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (نوّر اللہ مرقدہ) فرماتے ہیں:

''مصیبت اور عذابوں سے بچنے کے لیے صدقہ ایک عمدہ چیز ہے کیونکہ یہ خدا کے غضب کو بجھا دیتا ہے۔''

صدقہ و خیرات بھی بلاؤں کو دور کرتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ و خیرات بھی بلاؤں کو دور کرتا ہے۔ آج اس زمانے میں دنیاداری، اخلاقی گراوٹ، ایک دوسرے کے حقوق کا خیال نہ رکھنا اللہ تعالیٰ کی حقیقی عبادت سے غافل رہنا، ان سے بڑی اور کون سی بلا ہوگی جو ہماری زندگیوں کو تباہ کر رہی ہے۔ پس جس کو جتنی توفیق ہے صدقہ و خیرات کرے اور دکھاوے کے لیے نہ کرے بلکہ اللہ کی رضا کے حصول کے لیے کرے۔''

پھر ایک اور موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''دعاؤں اور صدقات کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا بندہ خالص ہو کر اس کے سامنے جھکتا ہے اور اس سے بخشش اور معافی طلب کرتا ہے تو وہ بھی اس پر رحم اور فضل کی نظر ڈالتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ ہے کہ اگر کوئی شخص توبہ، استغفار یا دعا کرے یا صدقہ خیرات دے تو بلا رد کی جائے گی۔''

پس ہر اہم کام خواہ جماعتی ہو یا ذاتی اس سے پہلے صدقہ دینا چاہیے۔ اسی طرح رشتہ ناطہ اور شادی بیاہ کے موقع پر بھی صدقہ دینا چاہیے۔ اس کے علاوہ بھی معمولات زندگی میں صدقہ و خیرات کرنا بھلائی کا موجب ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صدقہ و خیرات کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تمام دنیوی آفات و مصائب سے محفوظ رکھے اور اپنے خاص فضلوں اور برکتوں کا وارث بنائے۔ آمین

کشتی رانی (Rowing)

(مکرم حافظ طاہر اسلام صاحب۔ ربوہ)

تعارف

کشتی رانی ایک ہمہ گیر سرگرمی کا نام ہے جس میں انسانی دماغ، طاقت، مہم جوئی اور تکنیکی مہارت کا بڑا دخل ہے۔ کشتی رانی انسانی تاریخ کے تقریباً ہر دور میں جاری رہی ہے۔ جسے بادبانوں اور دخانی انجنوں کے ذریعے نقل وحمل کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن آج کے دور میں کشتی رانی ایک منفرد اور دلچسپ کھیل کے طور پر بھی جانی جاتی ہے۔ جس میں دو، چار یا آٹھ افراد پر مشتمل ٹیم چپوؤں کے ذریعے کشتی کو چلاتی ہے۔

کشتی رانی کی تاریخ

موجودہ ماڈرن کشتی رانی کا آغاز اٹھارہویں صدی میں ہوا جب پروفیشنل لوگوں کے درمیان دریائے ٹیمز لندن میں مقابلے کروائے جاتے تھے۔

کشتی رانی کی کئی اقسام ہیں جیسے کینوانگ، روانگ، یاٹنگ اور موٹر بوٹنگ وغیرہ۔

کینواِنگ (Canoening) جس کی ابتداء 1865ء میں سکاٹ لینڈ کے باشندے جان میک کریگر نے کی۔ کشتی رانی کی اس قسم کو 1936ء میں اولمپک مقابلہ جات میں شامل کیا گیا۔

رواِنگ (Rowing) کا رواج اٹلی کے شہر وینس سے 1300ء میں ہوا اور 1900ء میں اسے بھی اولمپک میں شامل کیا گیا۔

یاٹنگ (Yating) کا آغاز 1660ء میں انگلستان سے ہوا جسے 1896ء میں اولمپک مقابلہ جات میں شامل کیا گیا۔

موٹر بوٹنگ (Motorboating) کا آغاز سب سے پہلے فرانس میں انیسویں صدی میں ہوا۔ اسی دوران 1817ء میں برطانیہ کے ایک کلب لینڈر (ClubLand) کلب جبکہ 1834ء میں امریکہ کے کیسل گارڈن (Castle Garden) کلب نے بھی کشتی رانی کی قسم موٹر بوٹنگ کی بنیاد رکھی۔

اٹھارہویں صدی کے اختتام پر برطانیہ، جرمنی اور امریکہ میں کئی کلب معرض وجود میں آئے۔ بالخصوص تعلیمی اداروں کے زیر انتظام بننے والے کلب جیسے آکسفورڈ یونیورسٹی کلب، کیمبرج یونیورسٹی کلب کے تحت کئی روئنگ کے مقابلے کروائے جاتے رہے۔

موجودہ دور میں کشتی رانی کے عالمی مقابلے

انٹرنیشنل روئنگ فیڈریشن بین الاقوامی روئنگ (کشتی رانی) کا انتظام کرتا ہے اور اس فیڈریشن کا آغاز 1892ء میں ہوا اب 148 ملک ان مقابلہ جات میں حصہ لیتے ہیں۔

روئنگ یعنی کشتی رانی اولمپک کی ایک پرانی کھیل ہے۔ روئنگ 1896ء کی کھیلوں میں بھی شامل تھی لیکن خراب موسم کی وجہ سے اس کا انعقاد نہیں ہوسکا۔ 1900ء سے اب تک مسلسل روئنگ کے مقابلہ جات جاری ہیں۔ 1876ء میں اولمپک کے پروگرام میں ویمن روئنگ کو بھی شامل کیا گیا۔ آج کل 14 اقسام کی کشتیوں کی ریس ہوتی ہے۔

اسی طرح اولمپک میں مرد اور عورتوں دونوں علیحدہ علیحدہ مقابلے کروائے جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ ہر سال روئنگ چیمپئن شپ منعقد ہوتی ہے۔ یہ مقابلے FISA کے تحت کروائے جاتے ہیں۔ اس میں 22 اقسام کی ریس کے مقابلے ہوتے ہیں۔ اسی طرح یورپین روئنگ چیمپئن شپ ہر سال منعقد ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ تین ورلڈ روئنگ ٹورنامنٹ ہوتے ہیں۔ جس میں ہر ایونٹ کے پوائنٹ اس ملک کو ملتے ہیں پھر اس بناء پر ورلڈ کپ کا ٹائٹل ملتا ہے۔

بنیادی معلومات

روئنگ کرتے ہوئے کھلاڑی کشتی کے پچھلے حصہ کی طرف منہ کر کے بیٹھتا ہے اور کشتی چلانے کے لیے چپوؤں کا استعمال کرتا ہے۔ کشتی رانی نہر، دریا، سمندر، جھیل کہیں بھی کی جاسکتی ہے۔ اس کھیل کے لیے بیلنس، طاقت، مضبوطی، لچک اور مضبوط دل کی ضرورت ہوتی ہے۔

(ماخوذ از انسائیکلو پیڈیا فیروزسنز۔ وکی پیڈیا)

حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب

(مکرم راشد محمود منہاس صاحب۔شیخوپورہ)

پیدائش اور خاندانی تعارف

حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب مورخہ 10 ستمبر 1873ء کو ضلع مظفر آباد کشمیر کے ایک گاؤں گھنڈی میں پیدا ہوئے۔آپ کا خاندان عظیم صوفی بزرگ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہے جو کشمیر کے علاقے میں آباد ہوا۔آپ کے والد کا نام سید محمد حسن شاہ صاحب اور دادا کا نام سید زین العابدین صاحب تھا۔

حصول تعلیم کا ایک دلچسپ واقعہ

بچپن سے ہی آپ کی زبان میں لکنت تھی اس وجہ سے آپ کے والد صاحب نے آپ کو تعلیم سے محروم رکھنے کا ارادہ کیا اور آپ کے دو بڑے بھائیوں کو تعلیم دلوانے کا انتظام کیا۔لیکن ایک واقعہ نے آپ کے والد صاحب کو اپنا ارادہ بدلنے پر مجبور کر دیا۔

ہوا یوں کہ ایک دفعہ آپ کے والد مغرب کے بعد آپ کے بڑے بھائی سے سبق سن رہے تھے کہ ایک جگہ وہ اٹک گئے۔والد صاحب نے پھر شروع سے سنانے کو کہا لیکن پھر بھی وہ اسی جگہ اٹک گئے۔والد صاحب کے کہنے پر تیسری بار سنانے پر جب وہ اسی جگہ اٹکے تو حضرت سید سرور شاہ صاحب کے منہ سے بے اختیار وہ لفظ نکل گیا۔کیونکہ آپ کو یقین تھا کہ اگر اس بار بھی بھائی اٹک گئے تو والد صاحب سے مار پڑے گی۔اس پر والد صاحب کو بہت تعجب ہوا اور پوچھا کہ تمہیں کس طرح آ گیا۔آپ نے کہا کہ مجھے سبق ایک دفعہ سننے سے یاد ہو جاتا ہے اور جب آپ پڑھاتے ہیں تو میں پاس بیٹھ کر سن لیتا ہوں۔اس پر آپ کے والد صاحب نے آپ کو سبق سنانے کا کہا جو آپ نے سنا دیا۔

اس کے بعد آپ نے حصول علم کے لیے مشکل ترین سفر اختیار کیے اور شدید دھوپ میں دو دو میل تک پیدل بھی چلنا پڑا۔پشاور، ہزارہ، لاہور، سہارنپور اور دیوبند وغیرہ کے سفر اختیار کیے۔راتوں

کو (بیوت الذکر) میں قیام کرتے، بھوک، پیاس برداشت کی مگر علم کی تلاش میں سرگرم رہے۔ آپ نے قرآن مجید، حدیث اور طب کے ساتھ ساتھ دوسرے مروجہ علوم بھی حاصل کیے۔

قبولیت احمدیت کا واقعہ

زمانہ طالب علمی میں ہی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر سن لیا تھا چنانچہ آپ کے دل میں احمدیت کے متعلق جاننے کی جستجو پیدا ہوئی۔ آپ اس بارے میں دعا میں لگے رہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ مختلف خوابوں کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بارے میں آگاہ کیا۔ اس کے بعد آپ نے دل میں بیعت کا ارادہ کرلیا اور اس کا ذکر ایبٹ آباد کے ایک احمدی دوست بابو غلام محی الدین صاحب سے کیا۔ انہوں نے یہ مشورہ دیا کہ سردست آپ بیعت نہ کریں مگر حضرت شاہ صاحب کی طبیعت اس بات کو پسند نہ کرتی تھی اور تاخیر برداشت سے باہر تھی۔ آخر آپ نے مناسب خیال کیا کہ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مشورہ لیں۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا کہ آپ فوراً بیعت کا اعلان کردیں۔

اوائل مارچ 1887ء کی بات ہے کہ ایک دن حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب ظہر کی نماز پڑھا کر ابھی بیٹھے دعائیں ہی پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ بالا خط آپ کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ جب آپ نے اسے کھول کر پڑھنا شروع کیا تو اس کے پہلے الفاظ یہ تھے کہ ''آپ فوراً بیعت کا اعلان کردیں۔'' آپ نے اتنا حصہ پڑھ کر اگلا حصہ پڑھے بغیر اعلان کردیا کہ میری بیعت کی قبولیت کا خط قادیان سے آگیا ہے۔

قادیان آمد

آپ مستقل رہائش سے قبل قادیان آتے جاتے رہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اجازت سے 1901ء میں مستقل قادیان آگئے اور پھر ہمیشہ کے لیے قادیان کے ہوکر رہ گئے۔

زندگی وقف کرنا

اگرچہ حضرت شاہ صاحب کا قادیان میں مستقل ہجرت کر کے آجانا ہی زندگی وقف کر دینا تھا مگر پھر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1907ء میں جب زندگی وقف کی تحریک فرمائی تو آپ نے اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ توفیق دی کہ آپ کا شمار اولین واقفین زندگی میں ہوا۔ آپ کا وقف قبول کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی درخواست پر تحریر فرمایا:

''آپ کو اس کام کے لائق سمجھتا ہوں۔''

''غضنفر'' کا خطاب

1902ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو ''غضنفر'' یعنی غرانے والا شیر، کا خطاب دیا۔

خدمات سلسلہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو (بیت) اقصیٰ کا امام مقرر فرمایا اور آپ (بیت) مبارک میں بھی امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے چنانچہ آپ اس عظیم سعادت کا یوں ذکر فرماتے ہیں کہ

''میں نے بیسیوں جمعے اور نمازیں بیت مبارک میں پڑھائیں کہ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقتدی ہوتے تھے۔''

1909ء میں جب مدرسہ احمدیہ کا آغاز ہوا تو اس کے پہلے ہیڈ ماسٹر حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب مقرر ہوئے۔

آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل رہا کہ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب بھیروی کی عدم موجودگی میں آپ (بیت) مبارک قادیان میں درس قرآن دیتے رہے۔

ذوق عبادت

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب فانی فی اللہ وجود تھے۔ آپ کی عبادت ایک خاص مقام رکھتی تھی جس میں انتہائی سوز و گداز ہوتا تھا۔

آپ کی عبادات کے متعلق مکرم مولوی خلیل الرحمٰن صاحب بیان کرتے ہیں:

''آپ (بیت مبارک) میں ہمیشہ اول صف

میں بیٹھا کرتے تھے اور دو رکعت نماز تحیۃ (البیت) کے طور پر ضرور پڑھتے تھے۔ سخت سردی اور سخت گرمی اور بارش بھی با جماعت کی ادائیگی نماز میں روک نہ بنتی تھی۔ بلکہ بسا اوقات سخت بخار کی حالت میں بھی آپ (بیت) میں تشریف لاتے تھے۔"

آپ کی نماز با جماعت کی پابندی کے بارے میں مولوی سلیم اللہ صاحب تحریر کرتے ہیں:

"آپ کو با جماعت نماز کا جس قدر احساس تھا وہ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ آپ کی صاحبزادی حلیمہ بیگم نزع کی حالت میں تھیں کہ (نداء) ہوگئی۔ آپ نے بچی کا ماتھا چوما اور سر پر ہاتھ پھیرا اور اسے سپرد خدا کر کے (بیت الذکر) چلے گئے۔ بعد نماز جلدی سے اٹھ کر واپس آنے لگے تو کسی نے ایسی جلدی کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ نزع کی حالت میں بچی کو چھوڑ آیا تھا اب فوت ہو چکی ہوگی۔ اس کے کفن و دفن کا انتظام کرنا ہے۔ چنانچہ بعض دوسرے دوست بھی گھر تک ساتھ آئے اور بچی وفات پا چکی تھی۔

خلافت سے محبت

مکرم مولانا ارجمند خان صاحب آپ کی خلافت سے محبت اور تعظیم کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

(بیت) مبارک میں نماز ظہر یا عصر کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ تشریف فرما ہوتے تو حضور کے پر مغز اور پر معارف کلام کو سننے کے لیے سامعین مؤدبانہ طور پر ہمہ تن گوش ہوتے تھے اور حضرت مولانا صاحب کی یہ عادت تھی کہ آپ کے ہاتھ میں رومال ہوتا تھا جس سے کسی مکھی کو آپ حضور کے جسم مبارک پر نہیں بیٹھنے دیتے تھے۔ اس کا پر مجھ پر یہ اثر تھا کہ آپ کو منصب خلافت کی عظمت کا بہت خیال تھا۔"

وفات

عمر کے آخری ایام میں آپ ایک روز حضرت مصلح موعود (نوّر اللہ مرقدہ) کی مجلس عرفان میں تشریف فرما تھے کہ آپ بے ہوش ہو گئے اور آپ کو قادیان کے نور ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ چند روز ہسپتال میں علیل رہنے کے بعد مورخہ 3 جون 1947ء کو آپ انتقال فرما گئے۔

بیجوں کا بینک (Seed Bank)

(مکرم ڈاکٹر شاہد اقبال صاحب۔ راجن پور)

دوستو! آج ہم آپ کو ایک ایسے بینک کے بارے میں معلومات دے رہے ہیں جس میں دنیا کا کوئی بھی امیر ترین شخص اپنا اکاؤنٹ نہیں کھلوا سکتا۔ ہے۔ جی ہاں یہ ہے بیجوں کا بینک۔

بیج بینک کیا ہے؟

بیج بینک کیا ہے؟ جس طرح ہم اپنی قیمتی چیزیں بینک میں جمع کرواتے ہیں تا کہ انہیں ضرورت کے وقت دوبارہ حاصل کر سکیں۔ سیڈ بینک پودوں کے بارے میں یہی کام کرتا ہے۔ یہ بینک کسی بھی چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے پودے کے بیجوں کو محفوظ کرتا ہے۔ جب ان بیجوں کو بینک میں جمع کروا دیا جاتا ہے تو پھر ان کے بارے میں فکر ختم ہو جاتی ہے۔ اکثر بیج تو زیادہ جگہ بھی نہیں گھیرتے اور ایک چھوٹی سی بوتل میں لاکھوں کی تعداد میں آجاتے ہیں۔

بیج بنک کا اصلی نام

اس کا نام آفیشل نام (Svalbard Global Seed vault) ہے۔ اس کو ایک بہت بڑی چٹان کے اندر بنایا گیا ہے۔ یہ غالباً دنیا کا محفوظ ترین بینک ہے۔ اس بینک کے دوہرے بلاسٹ پروف دروازے ہیں۔ اس کے لاکر سخت ترین موٹے سٹیل کے بنے ہیں۔ جبکہ بینک کی اندرونی دیواریں ایک میٹر کنکریٹ کی موٹی تہہ سے بنی ہیں۔

بیج بنک کی ضرورت

بیج بینک کی ضرورت ایک تو اس لئے پیش آئی کہ پودوں کی مختلف اقسام کو محفوظ کیا جا سکے۔ ایک اور اہم وجہ یہ بھی ہے خدانخواستہ اگر دنیا میں کوئی بڑی تباہی آجاتی ہے جیسے ایٹمی جنگ وغیرہ تو اس سے سبزہ اور فصلیں ختم ہو جائیں گی۔ تو اس لئے بھی

یہ سوچ کر بیج بینک تعمیر کیا گیا ہے۔

بیج بنک کہاں واقع ہے

ناروے اور قطب شمالی کے درمیان ایک ننھے سے جزیرے سوالبارڈ(SVALBARD) پرایک یہ اپنی نوعیت کا انوکھا بیج گھر قائم کیا گیا ہےاور یہ بیج گھر دنیا کی بڑے پیمانے پر ممکنہ تباہی کو مدنظر رکھ کر بنایا گیا ہے۔

یہ دنیا کا سب سے سرد علاقہ ہے۔اس کا درجہ حرارت ہمیشہ منفی ڈگری سینٹی گریڈ رہتا ہے۔اس میں حفاظتی تہہ خانہ بھی بنایا گیا ہے۔

بیج بنک میں موجود بیجوں کی تعداد

اس بیج گھر میں دنیا بھر میں پیدا ہونے والی فصلوں کے بیج محفوظ ہیں۔ یہ بیج گھر عوام کے لئے بند ہے اور اس پر سخت پہرہ ہوتا ہے۔ یہ سطح سمندر سے 400 فٹ بلند ہے۔مرکزی ذخیرے میں 45لاکھ نمونے جمع کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔

2008ء سے اب تک اس بیج بینک میں 8لاکھ 80ہزار نمونے جمع کیے جا چکے ہیں۔ ہر نمونے میں 500 بیج ہیں۔

بیج بنک کا درجہ حرارت

یہاں اندر کا درجہ حرارت منفی 18 ڈگری سینٹی گریڈ رکھا جاتا ہے۔جس کی وجہ سے بیج ہزاروں سال تک محفوظ رہ سکتے ہیں۔

بیج بنک کی حفاظت

مرکزی ذخیرے تک پہنچنے کے لیے پانچ ایسے دروازے ہیں جو خفیہ کوڈ سے کھلتے ہیں۔اس کے بیج کی تجوریوں کو اسی وقت کھولا جاتا ہے جب نئے بیج ذخیرہ کرنے ہوں اور ایسا سال بھر میں تین سے چار بار ہی کیا جاتا ہے۔ یہ بیج بینک ہر وقت جمی رہنے والی برف کے اندر بنایا گیا ہے۔اگر اس کی بجلی بند بھی ہوجائے تو پھر بھی یہ کم از کم 200 سال تک جمع رہ سکتا ہے۔

❁❁❁

براہ کرم اپنے رسالہ ماہنامہ ''خالد'' کے چندہ کی بروقت ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں۔

نشان حیدر

(مکرم ظافر احمد طیب صاحب۔ ربوہ)

وجہ تسمیہ

نشانِ حیدر پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز ہے۔ جو نشانِ حیدر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام سے موسوم ہے۔ کیونکہ حیدر بہادری کا ضرب المثل ہے اور یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا لقب تھا۔

یہ نشان صرف پاک فوج کے ان افراد کو دیا جاتا ہے، جو وطن عزیز کی حفاظت اور اس کی سالمیت کے لیے جان کی پرواہ کیے بغیر انتہائی بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے شہید ہو جاتے ہیں۔ نشان حیدر کے لیے کسی رینک کی قید نہیں ہے بلکہ اس اعزاز سے فوج کے کسی منصب کے حامل فرد کو بھی نوازا جاسکتا ہے۔

قیام

اس اعزاز کا قیام 16 مارچ 1957ء کو عمل میں آیا۔ جبکہ اس کا اطلاق 14 اگست 1947ء یوم آزادی سے کیا گیا۔ اب تک پاکستان میں یہ اعزاز نشانِ حیدر دس بہادر جوانوں کو دیا گیا ہے جن کے نام درج ذیل ہیں۔

نشانِ حیدر کا اعزاز پانے والوں کی فہرست

نام	عہدہ	شہادت
راجہ محمد سرور شہید	کیپٹن	27 جولائی 1948ء
میجر طفیل محمد شہید	میجر	7 اگست 1948ء
راجہ عزیز بھٹی شہید	میجر	10 ستمبر 1965ء
راشد منہاس شہید	پائلٹ آفیسر	20 اگست 1971ء
میجر شبیر شریف شہید	میجر	6 دسمبر 1971ء
محمد حسین جنجوعہ	سوار	10 دسمبر 1971ء
میجر محمد اکرم شہید	میجر	5 دسمبر 1971ء
محمد محفوظ شہید	لانس نائیک	17 دسمبر 1971ء
کرنل شیر خان شہید	کیپٹن	7 جولائی 1999ء
حوالدار لالک جان شہید	حوالدار	7 جولائی 1999ء

گیت

گھر کے چراغ روشن ہیں آج اہلِ محبت کے نام
کتنی حسین میری زمین میرے لہو کا سلام
میری وفا کا شعلہ جلتا رہے صبح و شام
میرے بدن کی مٹی آئے سدا تیرے کام
گھر کے چراغ روشن ہیں آج اہلِ محبت کے نام

میرا وطن ہے ایسا جیسے محبت کا نور
اس کی فضاؤں میں ہے موجِ بہاراں سرور
گھر کے چراغ روشن ہیں آج اہلِ محبت کے نام

میرے خدایا رکھیو میرے وطن میں بہار
میرے شہیدوں کا خوں ارضِ وطن کا نکھار
گھر کے چراغ روشن ہیں آج اہلِ محبت کے نام
کتنی حسین میری زمین میرے لہو کا سلام
گھر کے چراغ روشن ہیں آج اہلِ محبت کے نام

(مکرم عبید اللہ علیم صاحب)

اسبغول

اسبغول Plantaginaceae پودوں کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔اسبغول کی مختلف 200 اقسام ہیں۔سال میں ایک بار اس کی فصل کاشت کی جاسکتی ہے۔اسبغول کا پودا زیادہ سے زیادہ 10 انچ تک اونچا ہوسکتا ہے۔ یہ ایک نازک پودا ہے جو گھاس سے مشابہت رکھتا ہے۔اس سے کافی شاخیں نکلتی ہیں۔شاخ کے سرے پر ایک سٹہ نکلتا ہے جس میں بیج بنتے ہیں۔ان سٹوں کی لمبائی اور شاخوں کی تعداد پیداوار پر بہت گہرا اثر ڈالتی ہے۔ بیج کے اوپر کا خول لعاب دار مادہ سے بھرے ہوئے خانوں سے بنا ہوا ہوتا ہے۔بیج کے چھلکے کو علیحدہ کر کے بھی استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ جسے اسبغول کا سَت یا چھلکا کہتے ہیں اس کے بیج میں تیل اور البیومن (Albumin) ہوتا ہے۔اسبغول کی کامیاب فصل کے لیے مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔

پاکستان میں کاشت کے لیے موزوں علاقے

طبعی طور پر اسبغول خشک علاقوں کی فصل ہے اور یہ پنجاب اور سندھ کے صحرائی علاقوں میں قدرتی طور بھی بہت معمولی حد تک پایا جاتا ہے۔ یہ موسم سرما کی ایک نفع بخش فصل ہے۔مگر نسبتاً خشک سرد علاقوں میں یہ گرمیوں کے موسم میں بھی کامیابی سے کاشت کی جاتی ہے۔ اس کی کاشت کے لیے ہلکی ریتلی زمین اور گرم خشک آب و ہوا مناسب ہے۔ فصل چونکہ بارانی ہے لہٰذا کم آبپاشی والے علاقوں میں اسبغول متبادل فصل کے طور پر کامیاب ہے۔ پنجاب میں ضلع بہاولپور اور بہاولنگر کاشت کے لیے موزوں ہیں۔ جبکہ ضلع میانوالی اور چکوال میں بھی یہ کامیابی سے اگایا جاسکتا ہے۔اسی طرح سندھ کے اضلاع عمرکوٹ میں بھی اگایا جاسکتا ہے۔

زمین کی تیاری

اس کی تیاری کے لیے بہت زیادہ ہَل چلانے

کی ضرورت نہیں۔ بوائی کے وقت ایک دفعہ ہَل چلائیں اور سہاگہ پھیر کر زمین باریک کرلیں۔

کاشت کا موسم

آخر ستمبر سے شروع اکتوبر میں اس کی کاشت کی جاتی ہے دیر سے بوئی ہوئی فصل کمزور رہتی ہے اور پیداوار کم ہوتی ہے۔ اچھی پیداوار کے لیے بوائی کا مناسب وقت بہت اہم ہے۔ مگر صحیح وقت پر کاشت کرنے سے فصل بارش کے موسم سے پہلے پک کر تیار ہو جاتی ہے۔

کاشت کا طریقہ

آبپاش علاقوں میں بوائی سے پہلے رَونی کر کے زمین تیار کرلیں۔ وَتر زمین میں چھٹا دے کر اس کی کاشت کی جاسکتی ہے۔ تیار شدہ زمین میں چھٹا دے کر ہلکا ہَل چلا دیا جائے اور اوپر سے ہلکا سہاگہ پھیر دیا جائے۔ بیج زیادہ گہرا جانے کی صورت میں پوری طرح نہیں اگتا۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کھیلیوں پر اس کی کاشت کی جائے۔ ڈیڑھ فٹ کے فاصلہ پر کھیلیاں بنائی جاتی ہیں اور ان کی چوٹی پر لکڑی سے لائن کھینچ کر اس میں بیج گرا دیا جاتا ہے اور مٹی کی ہلکی سی تہہ سے ڈھانپ دیا جاتا ہے۔ آٹھ دس دن میں اگاؤ مکمل ہو جاتا ہے۔

آبپاشی

چونکہ یہ بارانی فصل ہے اس لیے بغیر آبپاشی کے ہو جاتی ہے۔ صرف بوائی کے وقت اچھا وَتر ہونا ضروری ہے۔ ورنہ اس کا اُگاؤ کمزور رہے گا۔ جن علاقوں میں پانی وافر ہو وہاں اس فصل کو اگر ایک دو پانی دیے جائیں تو مفید ثابت ہوتے ہیں۔ پہلا پانی اُگاؤ کے ایک ماہ بعد اور دوسرا پھول آنے پر دیں۔ اگر پانی کم ہو تو ایک دفعہ پھول آنے پر پانی دیں۔ جب فصل پکنا شروع ہو جائے تو پانی ہرگز نہ دیں۔ اس موقع پر بارش انتہائی خطرناک ہوتی ہے جس کی وجہ سے پیداوار صفر کی حد تک جاسکتی ہے۔ چونکہ یہ فصل مارچ کے آخر میں یا اپریل کے شروع میں پک کر تیار ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس کی کٹائی کے بعد خریف کی فصل نہایت کامیابی سے کاشت کی جاسکتی ہے۔

نقصان دہ بوٹیوں کو تلف کرنا

اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لیے نلائی کی ضرورت نہیں۔ البتہ بڑے پتوں والی بوٹیوں کو ابتدا

میں ہی ہاتھوں سے نکالا جا سکتا ہے۔

برداشت

اگر فصل مناسب وقت پر کاشت کی جائے تو ماہ جنوری میں پھول نکلنے شروع ہو جاتے ہیں اور مارچ اپریل میں سٹے پکنے پر کٹائی کی جاتی ہے۔ کٹائی کے لیے صبح کا وقت مناسب ہوتا ہے کیونکہ اس وقت بیج کم گرتے ہیں۔ اس لیے کہ اس وقت ہوا میں مقابلتاً نمی زیادہ ہوتی ہے۔ کٹائی کے بعد خشک کرنے کے لیے صاف جگہ پر پھیلا دیا جاتا ہے اور پھر انہیں جھاڑ کر بیج علیحدہ کر لیا جاتا ہے۔ اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ اسبغول کی فصل جونہی پک جائے تو فوراً کٹائی کر لینی چاہیے کیونکہ اگر پکی ہوئی فصل پر معمولی سی بارش بھی ہو جائے تو فصل ضائع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح فصل کاٹ کر کھیتوں میں ہرگز نہ چھوڑیں بلکہ کسی ایسی جگہ اکٹھا کریں جہاں بارش کی صورت میں بچاؤ ہو سکے۔

پیداوار

بالعموم 200 سے 400 کلو گرام فی ایکڑ پیداوار ہوتی ہے ہاں اچھی فصل ہونے کی صورت میں پیداوار زائد بھی ہو سکتی ہے لیکن اگر پکی ہوئی فصل کے موقع پر بارش ہو جائے تو فصل کو نقصان پہنچتا ہے۔

طبی فوائد

زمانہ قدیم سے ہی یونانی ادویات میں استعمال ہو رہا ہے۔ اسبغول میں سب سے اہم اس کا چھلکا ہوتا ہے جس کی بہت سی خصوصیات ہیں۔ یہ پیٹ کی مختلف بیماریوں میں بہت مفید ہوتا ہے۔ اس کا چھلکا پانی یا دودھ میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے جو نظام انہضام کی اصلاح اور کولیسٹرول کو کم کرتا ہے۔ قبض کے علاج میں انتہائی مفید ہے۔ علاوہ ازیں پیاس کی شدت، السر، مروڑ، بواسیر، پیچش، تزابیت اور موٹاپے کو کم کرنے میں بہت مؤثر ہے۔ شدید گرمی کے موسم میں اسبغول کو پانی میں ملا کر سر پر لگانے سے دماغ کو تازگی ملتی ہے اور سر درد میں بھی آرام و سکون ملتا ہے۔ آج کل اسبغول کو جدید ادویات میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

(ماخوذ از www.parc.gov.pk پاکستان زرعی ترقیاتی کونسل)

سست کبھی گام نہ ہو

رپورٹ تعمیر باسکٹ بال کورٹ و فضل عمر ہیلتھ کلب

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو ناصر سپورٹس کمپلیکس ربوہ میں فضل عمر ہیلتھ کلب و باسکٹ بال کورٹ تعمیر کروانے کی توفیق ملی۔

پس منظر

ربوہ میں آغاز سے ہی خدام واطفال کی ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے کھیلوں پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ انہی کھیلوں میں سے ایک کھیل باسکٹ بال بھی ہے۔ جس کو ربوہ میں بہت پسند کیا جاتا ہے۔ نیز ربوہ اور تعلیم الاسلام کالج کا اِس کھیل میں بہت نام رہا ہے۔ لیکن پچھلے کچھ عرصہ سے گھوڑ دوڑ گراؤنڈ کے باسکٹ بال کے کورٹس ختم ہونے کے بعد ایک معیاری کورٹ کی کمی محسوس ہو رہی تھی۔ اس ضمن میں جائزہ لیا گیا اور مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے ناصر سپورٹس کمپلیکس میں ایک معیاری باسکٹ بال کورٹ بنانے کا فیصلہ کیا اور اِس تجویز کو مجلس صحت کو بھجوایا گیا جن کی طرف سے حوصلہ افزائی کے ساتھ مالی معاونت بھی کی گئی۔

باسکٹ بال کورٹ کی تعمیر

اس کورٹ کی تعمیر کا آغاز ماہ مارچ 2015ء میں صدقہ و حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعائیہ فیکس کے ساتھ کیا گیا۔ اس باسکٹ بال کورٹ کی تعمیر اپریل 2015ء میں مکمل ہوئی۔ اس کورٹ کی تعمیر میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا کہ اس کے کورٹ کی سطح میں پھسلن نہ ہو اور کھیلنے والے کھلاڑیوں کو کسی قسم کی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اسی طرح اس کورٹ میں پہلی مرتبہ پولز پر فائبر گلاس کا استعمال کیا گیا ہے۔ باسکٹ بال کوٹ کی تعمیر کے ساتھ ساتھ اس بات کو بھی یقینی بنایا گیا ہے کہ کھلاڑیوں کی

مناسب کوچنگ ہو سکے چنانچہ اس حوالہ سے ایک کوچ کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

فضل عمر ہیلتھ کلب کی تعمیر

ناصر سپورٹس کمپلیکس میں 2005ء سے ربوہ کے خدام کو فضل عمر ہیلتھ کلب کی سہولت بھی میسر ہے۔تاہم ایکسر سائز کرنے والے خدام کی تعداد میں اضافہ کے باعث جگہ کی تنگی محسوس ہو رہی تھی۔ ان وجوہات کی بنا پر فضل عمر ہیلتھ کلب کی تعمیر نو اور تزئین و آرائش کا منصوبہ بنایا گیا۔جس کے مطابق فضل عمر ہیلتھ کلب کے ہال کی از سر نو تعمیر کا آغاز ماہ جنوری 2016ء میں کیا گیا۔ اِس کی تعمیر و تزئین و آرائش چھ ماہ میں مکمل ہوئی۔تعمیر نو سے قبل فضل عمر ہیلتھ کلب کی پیمائش 630 مربع فٹ تھی۔ جبکہ تعمیر نو کے بعد اس کلب کا پھیلاؤ 3294 مربع فٹ ہو گیا ہے۔اس کلب کی جہاں تعمیر نو کی گئی ہے وہاں کوشش کی گئی ہے کہ کھلاڑیوں کو مناسب و موزوں ماحول بھی فراہم کیا جائے۔اس حوالہ سے گرمیوں میں ماحول کو نسبتاً خوشگوار رکھنے کے لیے سپیشل ایئر کولر کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔اس جم (Gym) میں پہلی مرتبہ ٹریڈ ملز (Trydmlz) رکھی گئی ہیں نیز LED کے ساتھ ساؤنڈ سسٹم بھی لگایا گیا ہے۔

افتتاحی تقریب

فضل عمر ہیلتھ کلب و باسکٹ بال کورٹ کی افتتاحی تقریب مورخہ 13 جولائی 2016ء بعد نماز مغرب ناصر سپورٹس کمپلیکس ربوہ میں منعقد کی گئی۔اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم و محترم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب صدر مجلس صحت تھے جنہوں نے اپنے افتتاحی کلمات اور دعا کے ساتھ فضل عمر ہیلتھ کلب و باسکٹ بال کورٹ کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔قبل از تقریب تمام مہمانان کرام کو باسکٹ بال کورٹ اور فضل عمر ہیلتھ کلب کا وزٹ بھی کروایا گیا اور ہر دو جگہ کا افتتاح فیتا کاٹ کے محترم مہمان خصوصی نے کیا۔ مہمان خصوصی نے باسکٹ بال کی شارٹ بھی لگائی۔ آخر پر مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

گلوبل وارمنگ

وجوہات، اثرات اور علاج

(مکرم توصیف اکرم صاحب۔ لاہور)

ہماری زمین اپنے تخلیق کے عمل کے بعد سے مسلسل تغیر وتبدل کا شکار ہے۔ اور یہ تبدیلیوں کی رفتار روز بروز کئی قسم کے طوفانوں کے ذریعے انسانی زندگی کے لیے خطرہ کی گھنٹی بجا رہی ہیں۔

گلوبل وارمنگ زمین کے لیے بڑا خطرہ

زمین کو درپیش خطرات میں سے سب سے بڑا خطرہ سائنسدانوں کے نزدیک تیزی سے تبدیل ہوتی ہوئی موسمیاتی سرگرمیاں ہیں جن کے باعث روزانہ سطح سمندر بلند ہو رہی ہے اگر یہی رفتار رہی تو مستقبل میں کئی بڑے بڑے شہر اور ممالک سمندر کی لپیٹ میں آ سکتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ گلوبل وارمنگ ہمارے سیارے کو درپیش سب سے بڑا چیلنج ہے۔ جو حقیقت میں زمین کی NEON سطح کا ہوا کے درجہ حرارت میں اضافہ ہے۔ گلوبل وارمنگ تمام دنیا میں سب سے زیادہ اور بڑے پیمانے پر تبادلہ خیال کیے جانے والے عوامل میں سے ایک ہے۔

وجوہات

گلوبل وارمنگ زمین پر تمام زندہ چیزوں کو ایک بنیادی خطرہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ عالمی اوسط درجہ حرارت میں گزشتہ صدی کے دوران نمایاں اضافہ ہوا۔ عالمی موسمیاتی تبدیلیوں کا سروے اور اس کے اعداد وشمار رکھنے والے ادارہ کے مطابق 1880ء سے موسمیاتی تبدیلیوں کو ناپنے کا کام کیا جا رہا ہے چنانچہ ان کے مطابق گزشتہ صدی سے لے کر اب تک 2014ء گرم ترین سال تھا۔ اسی طرح جولائی 2015ء کو گرم ترین مہینہ قرار دیا گیا۔ رواں سال 2016ء کے ماہ اپریل کو 1880ء کے بعد آنے والے تمام اپریل کے مہینوں کے مقابلے میں گرم ترین قرار دیا گیا۔ اور اس گرمی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

جب لوگ کوئلہ، تیل یا قدرتی گیس جلاتے ہیں تو کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس (CO_2) پیدا ہوتی ہے۔ یہ کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس جب پودوں اور سمندر میں جذب ہونے سے بچ جاتی ہے تو فضائی آلودگی کا باعث بنتی ہے۔ اس کرۂ ارض میں قدرتی وسائل کروڑوں برسوں سے مخفی حالت میں پڑے ہوئے تھے۔ پچھلی چند صدیوں یا دہائیوں میں ان وسائل کو نکالنے کے بعد کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ صنعتی انقلاب کے ساتھ ہی ان وسائل کا بے دریغ استعمال آلودگی کا باعث بن رہا ہے۔

آکسیجن تمام جانداروں کے لئے ناگزیر ہے۔ جنگلات کا صفایا اس کمی کا باعث بن رہا ہے۔ آکسیجن کے تین ایٹموں کے ملنے سے اوزون گیس بنتی ہے۔ یہ گیس ہماری بیرونی فضا میں زمین سے 12 کلومیٹر سے 48 کلومیٹر تک اکٹھی ہو رہی ہے۔ اوزون کا یہ ہالہ ہمارے سیارے کو سورج سے آنے والی مضر شعاعوں سے بچاتا ہے۔ فضا میں آلودگی کی وجہ سے اوزون لہر میں دراڑیں پڑ رہی ہیں۔

مختلف جنگیں بھی عالمی حرارت میں جوق در جوق اضافے کا باعث بن رہی ہیں۔ دوسری جنگ عظیم ہیروشیما اور ناگاساکی کی تباہی پر ختم ہوئی۔ امریکہ نے ایٹمی اسلحہ کے استعمال سے ایٹمی تابکاری سے آلودگی کو اس حد تک بڑھایا کہ برسوں بعد بھی ان شہروں میں اپاہج بچے پیدا ہوتے رہے بلکہ آج بھی ہو رہے ہیں۔ اس وقت پوری دنیا میں ایٹمی اسلحہ اس قدر اکٹھا ہو چکا ہے کہ اس سے اس دنیا کو کئی بار تباہ کیا جا سکتا ہے۔ اور تقریباً دنیا کے اکثر ایٹمی پلانٹ غیر محفوظ ہیں۔

اثرات

اس عالمی حرارت سے موسمیاتی تبدیلیاں واقع ہوں گی مثلاً جہاں بارش ہو رہی ہے وہاں خشکی آسکتی ہے اور جہاں خشکی ہے وہاں بارشیں ہونا شروع ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح کچھ علاقوں میں بالکل قحط طاری ہو سکتا ہے اور کچھ علاقے سیلاب کے لپیٹ میں آسکتے ہیں۔ ماحولیات میں گرمی کے اضافہ کی وجہ سے ہر سال پوری دنیا کے درجہ حرارت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ عالمی حرارت سے گلیشیئر پگھل کر پانی میں تبدیل ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے

سمندر کی سطح میں اضافہ ہوتا ہے۔

روک تھام

کچھ طریقہ کار ایسے ہیں جن سے عالمی حرارت کو روکنے یا کم از کم اس میں اضافے کو کم کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً

شجرکاری: عالمی حرارت کو کم کرنے کا سب سے بہترین راستہ شجرکاری (یعنی نئے پودوں کو اگانا) ہے۔ پودے اور درخت کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کر دیتے ہیں اور ماحول میں اس کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔

مختلف توانائیوں کا استعمال: ہیٹر اور ایئر کنڈیشنروں کا استعمال کم کیا جائے۔ حرارتی بلب کو انرجی سیور سے تبدیل کیا جائے۔

آگاہی: معاذ دوسروں کو آگاہی دینا اور ان کے اقدامات کی حوصلہ افزائی کرنا انتہائی اہم قدم ہے۔

قابل تجدید توانائیوں کا استعمال: اگر زیادہ تر قابل تجدید توانائی استعمال کی جائے تو اس سے کافی حد تک گلوبل وارمنگ میں کمی کی جا سکتی ہے۔

تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء

آج کل کا عملی خطرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''آج کل جو عملی خطرہ ہے وہ معاشرے کی برائیوں کی بے لگامی اور پھیلاؤ ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ آزادئ اظہار اور تقریر کے نام پر بعض برائیوں کو قانونی تحفظ دیا جاتا ہے۔ اس زمانے سے پہلے برائیاں محدود تھیں۔ یعنی محلے کی برائی محلے میں یا شہر کی برائی شہر میں یا ملک کی برائی ملک میں ہی تھی۔ یا زیادہ سے زیادہ قریبی ہمسائے اس سے متاثر ہو جاتے تھے۔ لیکن آج سفروں کی سہولتیں، ٹی وی، انٹرنیٹ اور متفرق میڈیا نے ہر فردی اور مقامی برائی کو بین الاقوامی برائی بنا دیا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ ہزاروں میلوں کے فاصلے پر رابطے کر کے بے حیائیاں اور برائیاں پھیلائی جاتی ہیں۔ ..... پس ہر احمدی کے لیے یہ سوچنے اور غور کرنے کا مقام ہے۔ ہمارے بڑوں کو بھی اپنے نمونے قائم کرنے ہوں گے تا کہ اگلی نسلیں دنیا کے اس فساد اور حملوں سے محفوظ رہیں اور نوجوانوں کو بھی بھرپور کوشش اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اپنے آپ کو دشمن کے حملوں سے بچانا ہوگا۔''

ابونصر فارابی

(مکرم ملک وزیر خان ساجد صاحب ۔ ربوہ)

ابتدائی حالات

ابونصر فارابی کا پورا نام ابوالنصر محمد الفارابی تھا۔ابو نصر فارابی ترکستان کے مقام ''فاراب'' میں 73-872ء میں پیدا ہوئے۔فارابی کی ابتدائی زندگی نہایت ہی غربت اور تنگدستی میں گزری، مگر غربت وتنگدستی علم وجستجو کے حصول پر غالب نہ ہوسکی۔

حصولِ علم کا ایک دلچسپ واقعہ

ابتدائی دور میں یہ ایک دفعہ رات کے وقت مطالعہ میں مصروف تھا کہ تیل ختم ہونے سے چراغ بجھ گیا۔اس میں اتنی مالی وسعت نہ تھی کہ تیل خریدتا۔مگر شوق مطالعہ اسے کھینچ کر باہر لے آیا اور گشت کرتے ہوئے پہرے دار کے سامنے لا کھڑا کیا۔فارابی نے پہریدار سے سارا ماجرا کہہ سنایا اور اُسے وہاں تھوڑی دیر رکنے کی گزارش کی تاکہ وہ اپنا سبق یاد کر لے۔ پہریدار اس دن مان گیا، مگر دوسرے دن اس نے رکنے سے صاف انکار کر دیا۔

مگر فارابی نے گزارش کی کہ وہ اس کے پیچھے پیچھے چلتا رہے گا تاکہ اس کی لالٹین کی روشنی میں مطالعہ کر سکے۔

کچھ دنوں تک یہ سلسلہ چلتا رہا مگر ایک دن پہریدار نے اس کی علمی لگن اور جستجو سے متاثر ہو کر اسے نئی لالٹین لا کر دے دی۔فارابی کے حصول علم کا یہ بے مثال واقعہ رہتی دنیا تک ایک مشعل راہ ہے۔انہوں نے تقریباً 50 سال حصولِ علم میں صرف کئے۔

انہوں نے عیسائی طبیب یوحنا بن حیلان سے بھی استفادہ کیا۔پھر کچھ عرصہ بغداد میں قیام کیا جہاں اپنے عہد کے جلیل القدر علماء سے بھی تعلیم پائی۔اس کے بعد تحقیق وتدریس کی طرف متوجہ ہو کر سیف الدولہ ہمدانی کے دربار سے وابستہ ہو گیا۔

کارہائے نمایاں

علم ریاضی، طب، فلسفہ اور موسیقی میں تحقیق و تحاریر، منطق کی علمی گروہ بندی کی۔ان کو ارسطو کے بعد دوسرا بڑا فلسفی بھی کہا جاتا ہے۔انہوں نے علم

طبیعات میں خلا کے وجود پر اہم تحقیقات کیں۔ اس کے علاوہ ماہر عمرانیات، سیاسیات بھی تھے۔

فارابی بحیثیت ایک فلسفی

فارابی ارسطو اور افلاطون سے بے حد متاثر تھے۔ انہوں نے ارسطو کی اکثر کتابوں کی شروحات لکھیں، اسی وجہ سے انہیں ''معلّم ثانی'' بھی کہا جاتا ہے۔ ان شرحوں میں شرح ''ایساغوجی'' اور بطلیموس کی ''المجسطی'' بہت مشہور ہیں۔

فارابی کو افلاطونی مکتبِ فکر کی جدید (۔) شاخ کا بانی قرار دیا جاتا ہے۔ فارابی نہ صرف حکیم اور فلسفی تھے بلکہ سائنس، نجوم، ریاضی اور موسیقی کے علوم پر بھی انہیں دسترس تھی۔ موسیقی میں کئی دھنوں کا موجد کہا جاتا ہے۔

فارابی شاعر بھی تھے۔ ان کی ایک طویل دعا بھی بہت مشہور و معروف ہے جسے بعض تذکرہ نگاروں نے نقل کیا ہے۔

وفات

انہوں نے 950ء میں دمشق میں وفات پائی۔

تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء

نماز باجماعت کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''جو دس سال سے اوپر ہیں ان سب پر نماز فرض ہے۔ اگر وہ نماز نہیں پڑھتے اور ان کے ماں باپ ان کو جگاتے ہیں اور یہ آگے سے ہُوں ہاں کر کے سو جاتے ہیں تو یہ غلط چیز ہے۔ آنحضرت ﷺ اتنے رحمدل تھے کہ آپ سے کسی کی کوئی تکلیف برداشت نہ ہوتی تھی تو آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ جو لوگ نمازوں پر نہیں آتے، میرا دل چاہتا ہے کہ لکڑیوں کا ایک گٹھا لوں اور اُن کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ اُس زمانہ میں بھی بعض لوگ (بیت) میں نہیں آتے تھے۔ مجلسیں لگاتے تھے تو نمازیں رہ جاتی تھیں۔ آج کل بھی TV ہے، ڈرامے ہیں، انٹرنیٹ ہے، رات دیر تک یہ چیزیں دیکھتے رہتے ہیں اور پھر فجر پر آنکھ نہیں کھلتی۔''

ماہِ ستمبر تاریخ کے آئینے میں

(مرتبہ: مکرم مامون احمد حفیظ صاحب۔ ربوہ)

ستمبر گریگورین تقویمی سال کا نواں مہینہ ہے۔ 153 قبل مسیح میں یہ ساتواں مہینہ تھا۔ چونکہ لاطینی زبان میں سپٹم (septem) کا مطلب ساتواں کے ہوتے ہیں۔ اسی مناسبت سے ستمبر کہلاتا ہے۔

جماعتی معلومات

☆ ستمبر 1907ء کو وقف زندگی کی پہلی منظم تحریک ہوئی اور 13 احباب نے وقف کیا۔

☆ ستمبر 1917ء میں نور ہسپتال'' قادیان کی تکمیل ہوئی۔

☆ ستمبر 1958ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ کا افتتاح ہوا۔

☆ یکم ستمبر 1947ء کو حضرت مصلح موعود (نوّر اللہ مرقدہ) نے صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی بنیاد رکھی۔

☆ یکم ستمبر 1985ء کو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔

☆ 2 ستمبر 1963ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کی وفات ہوئی۔

☆ 7 ستمبر 1947ء کے دن پاکستان میں پہلی مجلس مشاورت کا انعقاد ہوا۔

☆ 7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا۔

☆ 10 ستمبر 1988ء کو ربوہ میں عالمی معیار کے سوئمنگ پول کا افتتاح ہوا۔

☆ 10 ستمبر 1982ء کو سپین میں تقریباً سات سو سال بعد تعمیر ہونے والی پہلی (بیت الذکر) بیت بشارت کا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے افتتاح فرمایا۔

☆ 15 ستمبر 1950ء کے دن حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز کی پیدائش ربوہ میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ہیں۔ اور والدہ ماجدہ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی (نور اللہ مرقدہ) ہیں۔

☆ 15 ستمبر 1987 کو دفتر خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کا سنگ بنیاد حضرت مولوی محمد حسین صاحب المعروف سبز پگڑی والے (رفیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام) نے رکھا۔

☆ 16 ستمبر 1907ء کو حضرت مسیح موعود کے صاحبزادے حضرت مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات ہوئی۔

☆ 18 ستمبر 1894ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ''داغ ہجرت'' کا الہام ہوا۔

☆ 20 ستمبر 1948ء کو حضرت مصلح موعود (نوّر اللہ مرقدہ) نے ربوہ کا افتتاح فرمایا۔

عالمی معلومات

☆ ستمبر...... غزوہ تبوک ہوا۔

☆ یکم ستمبر 1977ء کو لائل پور کا نام بدل کر فیصل آباد رکھ دیا گیا۔

☆ یکم ستمبر 1939ء کو جرمنی نے پولینڈ پر حملہ کر کے یورپ میں دوسری جنگ عظیم کا آغاز کر دیا۔

☆ یکم ستمبر 1991ء کا دن ازبکستان کا یوم آزادی کا دن ہے۔

☆ ستمبر 1962ء کو حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر بنے۔

☆ 2 ستمبر 1945ء کو ویتنام آزاد ہوا۔

☆ 2 ستمبر 1969ء کو دنیا کی پہلی اے ٹی ایم مشین نیویارک میں نصب کی گئی۔

☆ 6 ستمبر 1965ء کا دن یوم دفاع پاکستان کے طور پر منایا جاتا ہے۔

☆ 6 ستمبر 1939ء کو دوسری جنگ عظیم ہوئی۔

☆ 6 ستمبر 1968ء کو جنوبی افریقہ اور موزمبیق کی سرحدوں سے ملحق ایک زمین بند ملک سوازی لینڈ نے برطانیہ سے آزادی حاصل کی۔

☆ 7 ستمبر 1822ء کے دن برازیل نے آزادی حاصل کی۔

☆ 8 ستمبر 1991ء کو ریپبلک آف مقدونیہ،

یوگوسلاویہ سے آزاد ہوا۔

☆9 ستمبر 1991ء کو تاجکستان سوویت یونین سے آزاد ہوا۔

☆11 ستمبر 1948ء کو بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

☆12 ستمبر 1924ء کو دنیا کی پہلی آبدوز کا تجربہ کیا گیا۔

☆13 ستمبر 1939ء کے دن آئینگور اسٹراونسکی نے ہیلی کاپٹر ایجاد کیا۔

☆15 ستمبر 1821ء کو کوسٹاریکا آزاد ہوا۔

☆15 ستمبر 1821ء کو گوئٹے مالا سپین سے آزاد ہوا۔

☆15 ستمبر 1947ء جس دن پاکستان کا پہلا پاسپورٹ نمبر 000001 اسد سلیم کے نام جاری ہوا۔

☆16 ستمبر 1810ء کو میکسیکو نے سپین سے آزادی حاصل کی۔

☆16 ستمبر 1975ء کو پاپوانیوگنی آزاد ہوا۔

☆21 ستمبر 1964ء کے دن مالٹا نے برطانیہ سے آزادی حاصل کی۔

☆21 ستمبر 1981ء کو بیلیز نے برطانیہ سے آزادی حاصل کی۔

☆21 ستمبر 1991ء کو آرمینیا نے سوویت یونین سے آزادی حاصل کی۔

☆21 ستمبر کا دن عالمی یوم امن کے طور پر منایا جاتا ہے۔

☆22 ستمبر 1960ء کو مالی نے فرانس سے آزادی لی۔

☆23 ستمبر 1955ء کو پاکستان سینٹو میں شامل ہوا۔

☆24 ستمبر 1973ء کو گنی بساؤ نے پرتگال سے آزادی حاصل کی۔

☆28 ستمبر 1959ء کو کراچی شپ یارڈ میں بنایا جانے والا پہلا بحری جہاز کراچی پورٹ ٹرسٹ کے حوالے کر دیا گیا۔

☆29 ستمبر 1950ء کو بیل لیبارٹریز نے ٹیلی فون آنسرنگ مشین ایجاد کی۔

☆30 ستمبر 1947ء کو پاکستان اقوام متحدہ کا رکن بنا۔

☆30 ستمبر 1951ء کو مشرقی اور مغربی پاکستان کے لیے نیا معیاری وقت نافذ العمل ہوا۔

"یہ تو ایسا عظیم نبیؐ ہے جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔

مومنوں کا کام ہے کہ اپنی زبانوں کو اس نبیؐ پر درود سے تر رکھیں۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

"درود شریف سے اپنے ملکوں، اپنے علاقوں، اپنے ماحول کی

فضاؤں کو بھر دیں۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو! زور دعا دیکھو تو

ہم پیارے آقا کی دو نوافل اور روزہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہیں اور دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں جماعت احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

منجانب

قائد واراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ لاہور

”اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو“

خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ عالمگیر کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ فیصل آباد

اِک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

بدرسومات سے اجتناب میں ہی ہماری خوشیاں مضمر ہیں۔

منجانب

قائد واراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی

ہم پیارے آقا کی دو نوافل اور روزہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہیں اور دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں جماعت احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ جہلم

اِک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ عالمگیر کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ سکھر

”یہ تو ایسا عظیم نبیؐ ہے جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔

مومنوں کا کام ہے کہ اپنی زبانوں کو اس نبیؐ پر درود سے تر رکھیں۔“

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

”درود شریف سے اپنے ملکوں، اپنے علاقوں، اپنے ماحول کی

فضاؤں کو بھر دیں۔“

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ سرگودھا

افتتاح فضل عمر ہیلتھ کلب و باسکٹ بال کورٹ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان (چند مناظر)

مکرم ومحترم پروفیسر عبدالجلیل صاحب مہمان خصوصی خطاب فرماتے ہوئے

افتتاحی تقریب

Monthly
KHALID
www.monthlykhalid.org
Love For All Hatred For None
For Ahmadi Youth
September 2016
C. Nagar
Regd. CPL# FD7/FR

افتتاح فضل عمر ہیلتھ کلب و باسکٹ بال کورٹ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان (چند مناظر)